ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجعمین. اما بعد......

محترم المقام جناب شیخ الحدیث صدر وفاق المدارس، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد سلام مسنون کے عرض ہے کہ بندہ نے آپ مدظلہ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھنا ہے، مہربانی فرما کر بندہ پر احسان عظیم فرما کر بندہ کو مسئلہ کے متعلق اپنی رائے عظیم سے باخبر کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ کو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرماوے۔ جزاک اللہ خیراً

حضرت المقام وہ مسئلہ تصویر کا ہے کہ موبائل وغیرہ والی تصویر کے متعلق آپ کی رائے گرامی کیا ہے؟ نیز وفاق کی طرف سے اب داخلہ فارم پر جو تصویر پر لگوائی جاتی ہے اس کے متعلق آپ کی رائے گرامی کیا ہے؟ جب کہ تصویر بنوانے اور بنانے کے متعلق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ارشاد میں سخت وعید آئی ہے۔

نیز حضرت یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں تصویر کے متعلق جو بحث ہے اس میں فرماتے ہیں کہ شناختی کارڈ وغیرہ کی جو تصویر ہے وہ بھی جائز نہیں ہے، ہم تو مجبور ہیں لیکن قیامت کے دن حکومت وقت کو اللہ رب العزت کو جواب دینا ہوگا۔

اب حضرت، ہم آپ مدظلہ سے پوچھتے ہیں کہ داخلہ فارم پر جو ہم سے تصویر لگوائی جاتی ہے وہ کس طرح جائز ہوسکتی ہے؟ شاید اس وجہ سے لگوائی جاتی ہے کہ ایک طالب علم کی جگہ دوسرا طالب علم امتحان گاہ میں نہ بیٹھے، یہ کوئی تصویر کے جواز کی شکل تو نہیں ہے، ہمیں صرف اتقوا اللہ کا سبق دینا چاہیے کیونکہ تصویر لگوانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا سوائے گناہ کے۔ کیونکہ اوپر جو نگران عملہ کھڑا ہوتا ہے وہ چیک نہیں کرتے (یہ بالکل غلط ہے) اور ایک طالب علم دوسرے کی جگہ بیٹھ جاتا ہے، ضمنی امتحان میں تو اس طرح اکثر ہوتا ہے، نیز پیپر چیک کرنے والے حضرات پیسے لے

کرراسب کو پاس کردیتے ہیں (یہ بھی بالکل غلط کہا، بلاتحقیق الزام تراشی کو آپ جائز سمجھتے ہیں؟)۔
پھر صرف طالب علم کو داخلہ فارم پر تصویر لگانے پر مجبور کیوں کیا جاتا ہے؟
(تصویر بنوانا ناجائز ہے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ داخلہ فارم پر تصویر کی وجہ سے نظم امتحان میں بڑی حد تک جعل سازی سے حفاظت ہو جاتی ہے، اگر تصویر نہ ہو تو یہ وفاق المدارس کا پورا نظم تہ و بالا ہو کر رہ جائے گا اور دینی مدارس کے تحفظ کا معاملہ ناکام بن کر رہ جائے گا یہی مقصد ہے تمام باطل قوتوں کا۔ اور اتقو اللّٰہ کا سبق ہم سب نے قرآن مجید میں پڑھا ہے اور روز پڑھتے ہیں لیکن علماء اور عوام کا اس پر کتنا عمل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔)
براہ کرم آپ مدظلہ مجھے اس بارے میں مطلع فرمائیں کہ یہ تصویر لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیسے جائز ہے؟ کیونکہ تصویر لگانے کے بعد بھی تو جعلسازیاں ختم نہیں ہوئیں بلکہ زیادہ ہو گئی ہیں، اور اگر جائز نہیں ہے تو فارم پر وفاق والے حضرات تصویر کیوں لگواتے ہیں؟...... آخری گزارش:
حضرت القام مدظلہ!...... اگر بندہ کی طرف سے تحریر میں کوئی بے ادبی ہوئی ہو تو براہ کرم بندہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے معاف کر دیں۔
نیز بندہ کو بندہ کے سوال کا جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ مدظلہ کو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرماوے اور صحت و عافیت والی عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

العارض
محمد انوار الحق

جواب بقلم حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

باسمہ الکریم

مکرمی زید مجدکم...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
آپ کا گرامی نامہ ملا۔ آپ نے تصویر کے متعلق اُحقر کی رائے دریافت کی ہے۔ تصویر کے متعلق میرا مسلک بالکل واضح اور مشہور ہے۔ میں تصویر کی حرمت میں کسی تقسیم کا قائل نہیں ہوں کہ ہاتھ سے بنائی ہوئی تصویر ناجائز ہے اور کیمرے سے اتاری ہوئی جائز ہے۔ میں تصویر کی ان دونوں قسموں کو ناجائز اور حرام سمجھتا ہوں اور اسے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کیے ہوئے مزاج کے منافی جانتا ہوں۔ (اگر میری کوئی تصویر ساکن یا متحرک، کہیں موجود ہے تو وہ میرے علم کے بغیر لی گئی ہے) مولانا محمد یوسف لدھیانوی مرحوم نے اس باب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے۔ جہاں تک وفاق کے فارم پر تصویر کا تعلق ہے تو اس سے تصویر کا یہ عمل جائز نہیں ہو گا بلکہ بدستور حرام

ہی رہے گا۔ وفاق کی اپنی عاملہ ہے اور اس کے سب اراکین علماء ہیں۔ ان کی اکثریت جس نقطۂ نظر کی حامی ہوتی ہے اسے روبعمل لایا جاتا ہے۔ پھر پاکستان کے چند نامور مفتیان نے اس سلسلے میں جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اس فتوے نے اس منکر کے سد باب کی راہ ہی بند کردی ہے۔ احقر اس فتویٰ میں سے نہیں ہے۔ عاملہ کے اراکین کی اکثریت نے جواز کے فتوی کو اختیار کرلیا ہے۔ دوسرے وہ اسے ایک انتظامی مجبوری بھی باور کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ داخلہ فارم پر تصویر کی موجودگی سے نظم امتحان میں بڑی حد تک جعلسازی سے حفاظت ہو جاتی ہے، بلاشبہ جعل سازی سے بچنے کا یہ موثر ذریعہ ہے اور اس کا بدل بھی موجود نہیں، زبانی جمع خرچ تو کئی لوگ کیا کرتے ہیں عملی دنیا میں ان کے ہاتھ خالی ہی ہوتے ہیں۔ (ہاں اگر آپ کے پاس اس کا کوئی قابل عمل متبادل موجود ہے تو اس کا تفصیلی خاکہ تجویز کردیں تاکہ وفاق کی عاملہ اس پر مشورہ کرسکے۔)

اگر تصویر کا سلسلہ نہ ہو تو شرکاء امتحان کی اتنی بڑی تعداد جو لاکھوں میں ہوتی ہے امتحان کا نظم تہ و بالا ہو کر رہ جائے گا اور دینی مدارس کے تحفظ کا یہ معاملہ ناکام ہو جائے گا اور یہی مقصد ہے بیرونی، اندرونی تمام باطل قوتوں کا......

اللھم اھزمھم وزلزلھم...... آمین۔

یہاں تک تو مسئلے کی وضاحت تھی، آگے آپ نے جو وفاق کے نظمِ امتحان پر الزامات لگائے ہیں کہ نگران عملہ جوابی کاپیاں چیک کرنے والے ممتحنین کی نگرانی نہیں کرتے، یا ممتحنین سے پیسے لے کر راسب کو کامیاب قرار دیتے ہیں۔ بلا تحقیق اس الزام تراشی پر آپ کو شرم آنی چاہیے۔ وہاں جوابی کاپیاں جس اہتمام اور احتیاط کے ساتھ چیک ہوتی ہیں جس طرح امتحان کا نظام بے مثال ہے اسی طرح کاپیاں چیک کرنے کا نظام بھی بے مثال ہے۔ وفاق کے امتحانی نظم میں کیڑے نکال کر کون سی خدمت انجام دی جارہی ہے؟۔

اگر آپ سنجیدہ ہیں اور خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں تو اِدھر اُدھر کی اڑائی ہوئی لغویات پر کان نہ دھریں۔ ذمہ داروں سے رجوع کرلیا کریں جیسا کہ آپ نے بذریعہ خط صورت حال معلوم کی ہے، جزاک اللہ خیراً۔ باقی آپ نے اتقوا اللہ کا سبق بھی یاد دلایا ہے۔ تو یہ سبق تو ہم سب قرآن مجید میں پڑھتے ہیں لیکن علماء اور عوام کا اس پر کتنا عمل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

سلیم اللہ خان

رئیس الوفاق/صدر اتحاد تنظیمات مدارس

۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ ہجری ۱۱ فروری ۲۰۱۶ء